ڈاکٹر رابعہ سرفراز
شعبہ اردو، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد

رباعیاتِ فانی......تجزیاتی مطالعہ

Fani Badayuni is a famous Urdu poet.His Ghazals are very popular among the readers and critics.He is supposed to be a poet of pain and pining like Meer .His Rubaayaat are also remarkable for precision of expression and spontaneity of tone.This article is about the different aspects of Fani's Rubaayaat.He presented social injustice,class differences,conflict of life and transience world in his Rubayaat with great poetic vision.He considered "sorrow" as a great power and a blessing which is a real secret of survival.His Rubaayaat reflect his thoughts regarding life,society and the truth of death.These Rubaayaat are great assets of urdu poetry.

فانی بدایونی کا شمار اردو غزل کی ترویج و ترقی کے ضمن میں خاص اہمیت کا حامل ہے۔فانی نے اپنے منفرد اندازِ شعر سے اردو غزل کو وسعت بخشی۔ان کی غزل کے فکری موضوعات میں سے ''فلسفۂ حیات وموت'' ان کے مرغوب ترین موضوع کی حیثیت رکھتا ہے۔اگر چہ فانی بنیادی طور پر غزل کے شاعر تھے لیکن انھوں نے دیگر اصنافِ سخن میں بھی طبع آزمائی کی۔ بالخصوص ان کی رباعیات ہمہ قسمی موضوعات کی حامل ہیں۔فکروفن ہر دو لحاظ سے ان کی رباعیات خاصے کی چیز ہیں۔بہت کم شاعر ایسے ہیں جو بنیادی طور پر غزل گو ہوں اور انھوں نے رباعی ایسی دشوار ترین صنف کو بھی اپنا شعارِ سخن بنایا ہو اور ان کی رباعیات محض مشقِ سخن ہی نہ ہوں بلکہ غزل آسا گداز بھی رکھتی ہوں۔فانی کا یہ تخصص ہے کہ انھوں نے تغزل کو ملحوظ رکھتے ہوئے رباعی کو فنی سطح پر غزل سے ہم آہنگ کر دیا ہے۔

بجھتی ہی نہیں شمع جلے جاتی ہے
کٹتی ہی نہیں رات ڈھلے جاتی ہے
جاری ہے Ñ کی آمد و شد فانی
g میں چھری ہے کہ چلے جاتی ہے (۱)

غزل اور رباعی کی یہی ہم آہنگی فانی کو کلاQ اور 4 کلاQ شعرا سے ممتاز کرتی ہے۔جہاں تک ان کے شعری مضامین اور افکار کا تعلق ہے تو ان کا سلسلۂ مضامین ''موت'' ایسے عمیق فلسفیانہ موضوع کے گرد ہالے کی صورت اختیار کر جاتا ہے۔غزل ہو یا رباعی یا کوئی اور صنفِ سخن ان کی ''مرگ پسندی'' اشعار میں جا بجا دکھائی دیتی ہے۔اگر اردو شعرا کا ان کے تخلص کے حوالے سے مطالعہ کیا جائے تو کئی ایک فکری رجحانات کے ساتھ ساتھ ''معنی خیزی'' کی مختلف المعانی جہات بھی سامنے آN گی۔یہ رجحان فانی کے کلام میں واضح Ã ہے

۔وہ تخلص کی رعا$ سے ز+ گی کی فنا+ ی، وجود و موجود کے افتراق اور ہونے نہ ہونے کے ارتیاب پ فلسفیانہ استفسار کرتے ہیں۔

میں ہوں فانی صحیفۂ *.تی
حرفِ بے معنیِ فنا کی قسم(۲)

فانی کی مرگ پسندی محض ان کا شاعرانہ تفکر ہی نہیں ہے بلکہ ز+ گی کی ی- رنگی کو مختلف النوع تجربے سے آشنا کرنے کی دیوانگی ہے۔

نہ ابتدا کی خبر ہے نہ انتہا معلوم
رہا یہ وہم کہ ہم ہیں سو وہ بھی کیا معلوم
یہ ز+ گی کی ہے روداد مختصر فانی
وجودِ درد مُسلّم علاج *.معلوم(۳)

موت ہے ا- وقفۂ موہوم
ز+ گانی سے ز+ گانی -- (۴)

اردو کے سرمایۂ ژ. عی میں فانی کی ژ. عیات فکری حوالے سے . اگانہ معنو$ کی حامل ہیں۔ان کی غزل کی معنوی پ تیں جس طرح ان کے مخصوص اسلوب کے ساتھ کھلتی اور ظاہر ہوتی ہیں اسی طرح ان کی ژ. عیاں بھی ان کی فکرِ خاص کا پتا دیتی ہیں۔ان کی شعری فکر جن عناصر سے متشکل ہے وہ ''بے ثباتیِ د*' معاشرتی*. ہموار ژ ی' طبقاتی تفاوت' کشمکشِ روزگار'' ہیں جن کی وجہ سے ان کے ہاں قنوطیت' مایوسی' اداسی اور عدم اطمینان کی کیفیات جنم لیتی ہیں۔وہ ز+ گی کے خارجی حقائق سے ا- فلسفی کی طرح آشنا ہیں۔یہی وجہ ہے کہ موجودات کی د* ان کے * طن میں حجلۂ حباب کی حیثیت رb ہے۔ان کی شاعری ان کے تشکیک و ارتیاب میں مبتلا ہونے اور قفسِ وہم و گماں میں مقید ہونے کا پتا دیتی ہے۔بقول عرفان صدیقی:

*ِ مرا وہم ہے یہ نغمۂ موجِ اَ. راں
*ِ کوئی نہر ہے اس کوہِ اَ ان کے پیچھے(۵)

فانی ''نغمۂ موجِ اَ. راں'' کو کچھ اس + از سے *. تے ہیں:

ہر لمحہ اَ. رنے کو ہے *ِ اَ. را ہے
ہنگام عمل دیکھیے ! + ہے
ٹھہرے گا کبھی وقت تو ہوگا امروز
فی الحال زمانہ دے ہے *ِ فردا ہے (۶)

فانی اس کائنات سے دیوانہ وار اَ. رجانے کے خواہاں ہیں۔کہتے ہیں کہ

دیوانہ صفت اَ. ار بے ہوش اَ. ر
پستی و بلندی سے ہم آغوش اَ. ر

ہمہ تن نگاہ و گوش ہے ہر ذرّہ
حیراں گزر اس راہ سے خاموش گزر(۷)

جب امکانات کی استداد ختم ہو جاتی ہے تو اتفاقات کا پنجرہ کھول دیا جاتا ہے اور اس جہانِ حادث میں اتفاقات رونما ہو کر مختلف وقوعات کا روپ دھار لیتے ہیں۔ فانی کی حسبِ ذیل رباعی ملاحظہ فرمائیں:

منھ میں ہے زبان کچھ نہ کہنے کے لیے
اسباب طرب ہیں رنج سہنے کے لیے
اِثبات سے اِثبات کی ضد ہے مقصود
ہم ہیں فقط ہم نہ رہنے کے لیے(۸)

اِضداد اِثبات و نفی، وجود و عدم، خیر و شر ایسے فلسفیانہ موضوعات پر فانی کی صرف رباعیات ہی نہیں بلکہ دیگر اشعار بھی بہ کثرت ملتے ہیں لیکن "غم" فانی کی حیات کا لازمی جزو بن چکا تھا۔ رباعیات میں سے جس موضوع پر انھوں نے زیادہ رباعیاں کہی ہیں وہ "غم" ہی ہے وہ "غم" کو "رازِ تخلیقِ کائنات" قرار دیتے ہیں۔

غم عینِ کائنات و رازِ تخلیقِ کائنات
غم محبت ذات و تصدیقِ کائنات
غم کا ہے تبسّم جسے کہتے ہیں وجود
ہستی کو ہے غم کے دَم سے توفیقِ کائنات(۹)

فانی اس جہانِ کائنات و غم میں "غم" کو عظیم تر خیال کرتے ہیں اور اسی کو "رازِ بقا" بھی جانتے ہیں۔

غم رازِ بقائے نظمِ عالم ہے
غم سے غلط ہو یہ توقع کم ہے
ہے رَدِّ حقیقت بھی حقیقت فانی
بالفرض غلط بھی ہو تو غم پھر غم ہے(۱۰)

فانی کے فلسفۂ غم کے حوالے سے ڈاکٹر سلام سندیلوی لکھتے ہیں:

"میرؔ کے بعد اگر کسی نے اردو شاعری کو حزن و ملال، سوز و ساز اور رنج و غم میں ڈبو کر تیر و نشتر بنائے ہیں تو وہ فانی ہیں۔ جس طرح دورِ قدیم میں میرؔ غم کے سب سے بڑے علم بردار تھے اسی طرح دورِ جدید میں فانی غم کے سب سے بڑے نقیب ہیں۔"(۱۱)

فانی کی نظر میں غم کا مقام و مرتبہ بہت بلند ہے وہ "غم" کو اللہ تعالیٰ کی خاص دین اور امانت جانتے ہیں اور "غم" کو رفع کرنا غلط کرنا 'امانت' میں خیانت قرار دیتے ہیں۔

آنکھوں سے جو خونِ دل بہے بہنے دے
تخفیف نہ چاہ دل کو غم سہنے دے
غم میں یہ تصرّف ہے خیا$ فانی
غم اس کی اما$ ہے یونہی رہنے دے(۱۲)

K نی جبلت ہے کہ. #کسی K ن کی توقع' امید' آس دل کا ساتھ چھوڑ جائے تو اس کے لیے مسلسل کامیوں اور محرومیوں کے بعد غم K ط موت وحیات یکساں. ا. ہوجاتے ہیں۔ اُسے نہ ز گی کرنے کا شوق رہتا ہے اور نہ موت ہی سے خوف ہے۔ فانی بھی ایسی ہی صورت حال سے دوچار تھے۔ انھیں نہ ز گی کی چاہت رہی تھی اور نہ موت کی پ وا۔۔۔ K ''نکہتِ دِ بہاری'' سے بیزار ہوئے تو فانی ''نکہتِ زلفِ یِ ر'' سے بیزار ہوگئے۔

اے فتنۂ روزگار آہستہ اَ ر
آشوبِ دل فگار آہستہ اَ ر
*زک ہے بہت دماغِ اژ بِ جنوں
اے نکہتِ زلفِ *یر آہستہ اَ ر(۱۳)

فانی فلسفۂ جبر کے قائل معلوم ہوتے ہیں۔ اس حوالے سے ان کے ہاں بے کسی و بے بسی کا اظہار عام ہے۔ اس کی ا- وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ ان کی تمام ز گی تنگ دستی و پ یشانی میں کٹی اور انھیں تمام عمر کامیوں کا سامنا رہا۔

ہستی کے نہ آغاز نہ ا•م میں دخل
تکلیف پہ قابو ہے نہ آرام میں دخل
اک سانس پہ عمر بھر کبھی بس نہ `
مختار ہوں اور نہیں کسی کام میں دخل(۱۴)

• ت وتنگ دستی کے. وجود بھی فانی نے اپنی ز گی کو خوب سنوارنے اور سہل کرنے کی کوشش کی لیکن مسلسل کام رہے۔ کوئی بیر کار$ ہوئی اور نہ کسی کوشش سے ان کا غم غلط ہُوا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ غم کو اللہ کی خاص » اور اما$ جا... ہیں۔ وہ اپنی. گشتہ طالعی کو مشیّتِ ای دی قرار دیتے ہیں۔

چاہے سے +لتی ہے مشیّت بھی کہیں
₱ ہے چھپائے سے حقیقت بھی کہیں
غم مے سے غلط نہ کر کہ غم قسمت ہے
پلٹی ہے غلط کیے سے قسمت بھی کہیں(۱۵)

اردو شاعری میں عارفانہ مضامین اور صوفیانہ روشِ سخن عام رہی ہے۔ قریباً ہر شاعر کے ہاں کوئی نہ کوئی شعر اس فکر کا بآسانی مل جا ہے

۔فانی کی وہ رُ. عیات جومتصوفانہ مضامین کی حامل ہیں حسبِ ذیل ہیں:

قطرے کو یہاں سحاب بھی کہتے ہیں
درؑیہ ہے جسے حباب بھی کہتے ہیں
ہر %9و بجائے خویش گُل ہے فانی
ذرّے ہی کو آفتاب بھی کہتے ہیں(۱۶)

اک شمع کی سو روپ میں تنو یں ہیں
اک حرف کی سو رنَ- میں تحو یں ہیں
بن جاتی ہے ہر نگاہ منظر فانی
جو دیکھ رہا ہوں میری تصو یں ہیں (۱۷)

اگ چہ فانی کی شاعری کا غا) موضوع ''رنج وغم'' ہے1 ان کی بعض رُ. عیاں ایسی بھی ہیں جو محبت کے *. ت سے معطر ہیں۔ان کے ہاں محبت کے تجر+ ی احساس کا مکمل فن دکھائی دیتا ہے۔

وہ *ید جو محو ہوش *پتی ہے مجھے
چونکا کے عجب سماں دکھاتی ہے مجھے
ہر بُو میں .ă ہے رُخِ *یر کا رنَ-
ہر رنَ- میں بوئے *یر آتی ہے مجھے(۱۸)

مذکورہ رُ. عی نہ صرف آہنگ خیزی کی عمدہ مثال ہے بلکہ تیسرے اور چوتھے مصرعے میں حسِ شامہ اور حسِ*. صرہ کی صفات کا جو امتزاج ہے اس حوالے سے بھی اپنی نظیر آپ ہے۔فانی کی رُ. عیات مختلف النوع موضوعات لیے ہوئے ہیں۔فانی کا ا- تخصص یہ بھی ہے کہ انھوں نے پہلی*. رصنفِ رُ. عی میں. صغیر*ک و ہند کی عورت کی اس بے بسی اور بے چارگی کو بیان کیا ہے جو اس کے اردگ دموجود ماحول کے جبر کے نتیجے میں پیدا ہوئی ہے۔

دُکھ عورتوں کے سنو رُ.نی اُن کی
ġ ہی کے قابل ہے کہانی اُن کی
ٹیڑھے ہیں تو کون بل نکالے اُن کے
سیدھے ہیں جو مرد مہرُ.نی اُن کی (۱۹)

*پکیزہ ہوا کی *ٔزگی سے محروم
دیواروں میں بند روشنی سے محروم

ہے قابلِ رحم عورتوں کی حا }
ن+ ہ ہیں 1 ہیں ن+ گی سے محروم(۲۰)

فانی کے ہاں ۔A: نظیر سرزمینِ کشمیر سے متعلق بھی چند ژ ۔ عیاں ملتی ہی جو نہ صرف ان کے فطرت کے Ã ´ سے لگاؤ کو ظاہر کرتی ہیں بلکہ سرزمینِ کشمیر سے ان کی خاص محبت اور ہمدردی کے ۔*ت کی بھی غمازی کرتی ہیں۔

پھولوں کی Ã نواز رنگت دیکھی
مخلوق کی دل گدازحا } دیکھی
قدرت کا کرشمہ Ã *ِ کشمیر
دوزخ میں سموئی ہوئی ۔A: دیکھی(۲۱)

اس *۔غ میں جو کلی Ã آتی ہے
تصویِ فسردگی Ã آتی ہے
کشمیر میں ہر حسین صورت فانی
مٹی میں ملی ہوئی Ã آتی ہے (۲۲)

مذکورہٴ ۔لا دونوں ژ ۔عیوں میں سرزمنِ کشمیر کے بہجت افزا قدرتی مناظر کا بھی حوالہ ہے اور اس پِ بیرونی قوتوں کے تسلّط کے خلاف غم و غصے کا اظہار بھی ہے۔ ژ ۔عی کہنا ا ِ مشکل ‍ ین فن ہے اور کسی شعری مضمون کو چار مصرعوں میں ادا کرنے کی بھی خاص تکنیک ہے۔ اس لحاظ سے اُ صنفِ ژ ۔عی کے تمام قواعد کو پیشِ Ã ر p ہوئے فنّی حوالے سے فانی کی ژ ۔عیات کو دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ فانی فنِ ژ ۔عی پِ کس درجہ مہارت ر p تھے۔ ژ ۔عی کے چوبیس اوزان ہیں جو دو دا ´ وں ''دا ´ %ٴ ب(مفعول)'' اور ''دا ´ %ٴ م (مفعولن)'' میں منقسم ہیں۔ ژ ۔عی کے چاروں مصرعوں میں دونوں دوا ´ کے اوزان کا اختلاط جا ´ اور روا ہے بلکہ جس ژ ۔عی کے مصاریع آپس میں مختلف الوزن ہوں گے، چاروں مصرعوں میں دونوں دوا ´ کے اوزان کا اختلاط ہوگا۔ صاحبانِ فن اُسے ژ ِ دو پِ ائی سے نوازیں گے۔ فانی کی ژ ۔عیات میں یہ صفت موجود ہے وہ عموماً تیسرے اور چوتھے مصرعے کا وزن + لیتے ہیں اور بعض ژ ۔عیوں کے دوسرے مصرعے میں وزن کا تغیر موجود ہے جسے عرفِ عام میں ''زحاف'' کہتے ہیں۔ اس حوالے سے فانی کی ا ِ ژ ۔عی مع وزن 5حظہ فرما N :

اے فتنۂ روزگار آہستہ اُ ر
(مفعل مفاعلن مفاعیل فَعَل)
آشوبِ دل فگار آہستہ اُ ر
(مفعولن فاعلن مفاعیل فَعَل)
*۔زک ہے بہت دماغِ اژ ۔بِ جنوں
(مفعول مفاعلن مفاعل فَعَل)

اے نکہتِ زلفِ *ِر آہستہ آ ٔر
(مفعول مفاعلن مفاعیل فَعَل)

مذکورہ ٔ. عی کے تین مصاریع (۱،۳،۴) دا ٔ %6ب کے اِ ے وزن ''مفعول مفاعلن مفاعیل فَعَل'' میں ہیں اور ٔ. عی کا دوسرا مصرع' دا ٔ %6م کے اِ ے وزن ''مفعولن فاعلن مفاعیل فَعَل'' میں ہے۔اس طرح یہ ٔ. عی دو اوزان میں کہی گئی ہے۔اِ ے وزن کا تعلق دا ٔ %6ب سے ہے اور اِ ے وزن کا تعلق دا ٔ %6م سے ہے۔اوزان کا یہ تغیر نہ صرف جا ٔ ہے بلکہ ٔ. عی کی فنی سا # میں Âرت کا بھی *. (ہے۔بہت کم شعرا ایسے ہوتے ہیں جو بہ ے وقت کمال کے غزل گو بھی ہوں اور صاحبِ طرز ٔ. عی گو بھی ہوں۔فانی نہ صرف جہانِ غزل کے مہرِ درخشاں ہیں بلکہ د*ئے ٔ. عی کے بھی مہرِ â ہیں۔اردو کے شعری ادب میں ان کی ٔ. عیات غزل کی طرح ٹ ہ جا ٔ رہیں گی۔

حوالہ جات

۱۔ فانی ایونی' کلیاتِ فانی (مرتبہ: ڈاکٹر سلیم اختر)' لاہور: سنگِ میل Â X '۲۰۰۷ء' ص ۲۳۲۔
۲۔ ایضاً' ص ۱۰۷
۳۔ ایضاً' ص ۱۰۶
۴۔ ایضاً' ص ۹۹
۵۔ عرفان صدیقی' د ٔ' اسلام ٔ. د: ابلاغ' ۱۹۹۹ء' ص ۷۳۔
۶۔ فانی ایونی' کلیاتِ فانی' ص ۲۳۶۔
۷۔ ایضاً' ص ۲۳۴۔
۸۔ ایضاً' ص ۲۲۶۔
۹۔ ایضاً۔
۱۰۔ ایضاً' ۲۳۳۔
۱۱۔ سلام سندWی' ڈاکٹر' اردو ٔ. عیات' گورc ر: Âمی پریس' ۱۹۶۳ء' ص ۲۷۲۔
۱۲۔ فانی ایونی' کلیاتِ فانی' ص ۲۳۴۔
۱۳۔ ایضاً' ص ۲۳۲۔
۱۴۔ ایضاً' ص ۲۳۶۔
۱۵۔ ایضاً' ص ۲۳۳۔
۱۶۔ ایضاً' ص ۲۳۲۔

۱۷۔ ایضاً ‘ص۲۳۱۔

۱۸۔ ایضاً ‘ص۲۲۶۔

۱۹۔ ایضاً ‘ص۲۲۷۔

۲۰۔ ایضاً۔

۲۱۔ ایضاً ‘ص۲۲۹۔

۲۲۔ ایضاً۔

تلخیص:

فانیCیدی طور پہ غزل کے شاعر تھے لیکن انھوں نے دv اصنافِ سخن میں بھی طبع آزمائی کی* بلخصوص ان کی ژ. عیات ہمہ قسمی موضوعات کی حامل ہیں۔فکروفن ہر دولحاظ سے ان کی ژ. عیات خاصے کی چیز ہیں۔بہت کم شاعر ایسے ہیں جوCیدی طور پہ غزل گو ہوں اور انھوں نے ژ. عی ایسی دشوار ترین صنف کو بھی اپنا شعارِ سخن بنا* یا ہو اور ان کی ژ. عیات محض مشقِ سخن ہی نہ ہوں بلکہ غزل آسا گداز بھی رb ہوں۔فانی کا یہ تخصص ہے کہ انھوں نے تغزل کو ملحوظ رp ہوئے ژ. عی کو فنی سطح پہ غزل سے ہم آہنگ کرد* یہ ہے۔اردو کے سرمایۂ ژ. عی میں فانی کی ژ. عیات فکری حوالے سے . اگانہ معنوی$ کی حامل ہیں۔ان کی غزل کی معنوی پرتیں جس طرح ان کے مخصوص اسلوب کے ساتھ کھلتی اور ظاہر ہوتی ہیں اسی طرح ان کی ژ. عیاں بھی ان کی فکرِ خاص کا پتا دیتی ہیں۔ان کی شعری فکر جن عناصر سے متشکل ہے وہ ’’بے ثباتیِ د*‘ معاشرتی* ہموار* یں‘ طبقاتی تفاوت‘ کشمکشِ روزگار‘‘ ہیں جن کی وجہ سے ان کے ہاں قنوطیت‘ مایوسی‘ اداسی اور عدم اطمینان کی کیفیات جنم لیتی ہیں۔فانی اس جہانِK طوغم میں ’’غم‘‘ کو عظیم ترخیال کرتے ہیں اور اسی کو ’’رازِ بقا‘‘ بھی جا... ہیں۔اردو کے شعری ادب میں ان کی ژ. عیات غزل کی طرح زندہ جاوید رہیں گی۔